(۴)   مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

رُکن القاسم اکیڈمی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔ علم و ادب' تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس :مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رُکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

مولانا عبدالباقی حقانی

آپ افغانستان کے صوبہ ننگر ہار ضلع غنی خیل اچین میں مولانا اوّل شاہ مدظلہٗ کے ہاں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم و تربیت : ابتدائی دینی تعلیم ، ناظرۂ قرآن وغیرہ اپنے والد محترم سے پڑھا۔ اس کے بعد مولانا علم الدین سے مختلف علوم وفنون میں کسب فیض کیا۔ تکمیل کے لئے پاکستان میں صوبہ سرحد کے مشہور و معروف دینی مدارس میں استفادہ کرتے رہے۔ آخر ۱۴۱۰ھ میں اُم المدارس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں دورۂ حدیث پڑھا اور اسی سال وفاق المدارس کے امتحانات میں بھی شریک ہوئے اور سندِ فراغت حاصل کی۔

درس و تدریس : فراغت کے بعد مولانا موصوف سرحد کے قدیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں پانچ سال تک درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے اور تکمیل تک کتابیں پڑھائیں۔

تصنیفات و تالیفات : مولانا موصوف اعلیٰ علمی ذوق کے مالک ہیں۔ اس وجہ سے آپ کے مصنّفات و مولّفات بھی تحقیقی ہیں۔ آپکے سیال قلم سے اب تک دس (۱۰) سے زائد کتابیں نکلی ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) حفظ الأسرار بتعلیم سید الأبرارؐ : اسرار اور راز کی حفاظت اور اسکے کتمان کے متعلق مولانا موصوف نے قرآن وحدیث، علماء، فضلاء، ادباء، شعراء اور حکماء کے اقوال جمع کئے ہیں۔ راز کی حفاظت بہت ہی مشکل ہے اور ازحد سخت کام ہے۔ عاقل اور دانا شخص کسی کو راز افشا نہیں کرتا۔ حکماء کا قول ہے: "صدور الأحرار قبور الأسرار".

حق وباطل کی نظریاتی اور عملی جنگ قیامت تک جاری رہے گی۔ مجاہدینِ حق کی خاطر ہر نظریاتی و عملی میدان میں باطل کا مقابلہ کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اہلِ حق کا باطل کے مقابلے میں راز کا تحفظ بہت اہم اور مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

جہاں بھی اہلِ حق کو عارضی شکست، ناکامی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے تو تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا بڑا سبب رازافشانی ہے۔

بہرحال ! مولانا موصوف نے ہزار ہا صفحات کا مغز اور نچوڑ اس کتاب میں پیش کیا ہے اور انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے موضوع کے متعلق مواد فراہم کیا ہے۔ اصل کتاب پشتو میں تھی، اردو کا لبادہ مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی (مفتی ومدرس جامعہ ابو ہریرہ) نے پہنایا ہے۔ فارسی ترجمہ مولانا عزیز الرحمٰن عزیز نے کیا ہے، جبکہ عربی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے، اور انگلش میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

کتاب پر دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ کے تبرکات وتأثرات اور آراء وتقاریظ بھی ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی اپنے تبصرے میں رقمطراز ہیں : ''اس کتاب میں اسرار اور رازوں کی حفاظت اور ان کے کتمان کے متعلق قرآن و سنت کی تعلیمات کو یکجا مدوّن کر دیا گیا ہے۔ عام حالات سے لے کر اجتماعی معاملات تک سب کچھ واضح کر کے بیان کر دیا گیا ہے''۔ (حقانی تبصرے ص:۶۰)

اہلِ علم، طلباء، مجاہدین اور عوام الناس کے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

۲۔ اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت: السیاسۃ والإدارۃ الشرعیۃ فی ضوء ارشادات خیر البریۃ ﷺ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں :

''اسلام ایک مکمل اور کامل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں دنیا اور آخرت کی نجات اور فلاح موجود ہے۔ اسلام دنیا وآخرت کے معاملات کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا ہے اور زندگی کے کسی بھی زاویہ کو تشنہ نہیں چھوڑا جس میں اسلام کا کوئی ضابطہ یا اُصول نہ ہو ...... الغرض زندگی کے ہر میدان میں اسلام ہمیں اُصول فراہم کرتا ہے، جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگی بہترین انداز میں گزار سکتے ہیں اور اسلام کی موجودگی میں دوسرے کسی نظام یا ازم کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا دامن بہت وسیع اور کشادہ ہے، کسی حکومت یا ریاست کے لئے جو اہم شعبہ درکار ہے اور اس کے لئے جس طریق کار کی ضرورت ہے اسلام کے دائرہ کے اندر اس کے لئے اُصول وضوابط موجود ہیں، کسی ملک کا دفاعی نظام، عدالتی نظام، اقتصادی نظام، دیگر انتظامی اُمور یا دفتری معاملات اور اس طرح ریاست کے دوسرے اُمور اسلام کی روشنی میں ان کا جو تصور موجود ہے وہ دوسرے نظاموں میں موجود نہیں۔

زیر نظر کتاب ہمارے فاضل محترم حضرت مولانا عبدالباقی حقانی زید مجدہٗ نے ہزار ہا صفحات اور سینکڑوں کتابوں کا نچوڑ اور عصیر پیش کیا ہے اور میرے خیال میں اس موضوع پر اتنا جامع کام نہیں کیا گیا۔ میرے دل میں مدتوں سے یہ آرزو اور یہ تمنا انگڑائی لیتی رہی کہ اس موضوع پر ٹھوس، جامع اور مضبوط کام ہونا چاہئے اور ایسا تحقیقی مواد جمع ہونا چاہئے جس سے مخالفین اور معترضین کے بیہودہ سوالات اور دور از کار اعتراضات کا ازالہ ہو سکے کیونکہ وہ لوگ پروپیگنڈہ

کرتے ہیں کہ اسلام میں مسائل کا حل نہیں اور اسلام ریاست کا کام نہیں چلا سکتا۔ ان کے نزدیک اسلام صرف چند عبادات کے مجموعے کا نام ہے اور ذات کی اخلاقی اصلاح و تربیت کرسکتا ہے۔ باقی ریاست اور سیاست سے اس کا کوئی تعلق اور رشتہ نہیں۔

الحمدللہ آج میری آرزو اور میری تمنا جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور قابلِ فخر فرزند مولانا عبدالباقی حقانی نے پوری کردی''۔

ماہنامہ الحق کے مدیرِ شہیر مولانا راشد الحق حقانی اگست ۲۰۰۸ء کے شمارہ کے اداریہ ''فاضل دارالعلوم حقانیہ کا ایک قابلِ فخر علمی و تحقیقی کارنامہ'' میں تحریر فرماتے ہیں :

''میدانِ سیاست جو نظامِ اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور پھر خود حضورِ اقدس ﷺ کی حکمت وتدبر اور انقلابی فلسفہ سے بھرپور زندگی بھی اس کی ایک اعلیٰ مثال ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے ایک کامیاب جدوجہد کو منزلِ مراد سے ہمکنار کیا، پھر اس کے بعد حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ حکومت اور اندازِ سیاست نے دنیا بھر کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ پھر بعد میں مسلمانوں کے علمی انحطاط اور باہمی اختلاف کی وجہ سے وہ عالمی سیاست کے میدان سے اوجھل ہوگئے اور اب تک عالمِ اسلام کی موجودہ قیادت ناکامیوں اور نامرادیوں کی دلدل میں پھنسی چلی جارہی ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جناب مولانا عبدالباقی حقانی کی موجودہ کتاب زعمائے اُمت کے لئے رہنما اُصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ مسلمانوں کا ماضی کس قدر شاندار تھا اور کن ناموافق حالات مختلف ادوار اور زمانوں میں مسلمانوں کے رہنماؤں اور ان کے زعماء نے ملک وملت کی ناؤ کو ساحلِ مقصود تک پہنچایا''۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے القاسم اکیڈمی کی عظیم تاریخی اشاعت قرار دیتے ہوئے تعارفی تحریر میں رقمطراز ہیں:

''آج ہم اُمت کے حضور حضرت مولانا عبدالباقی مدظلہم کی عظیم ووقیع، علمی اور تحقیقی کاوش ''اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت'' پیش کررہے ہیں، جس کا مقدمہ استاذی واستاذ العلماء جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے پرنسپل حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے تحریر فرمایا ہے۔ جلد اوّل میں اسلامی سیاست کے ہمہ جہتی پہلو کی تفصیل واحکام اور جلد دوم میں اسلامی حکومت کے تمام تر خدوخال کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

اسلامی سیاست اور اسلامی نظام کیا ہے؟ یہ کتاب اس موضوع پر اوّلین جامع انسائیکلوپیڈیا ہے''۔

ان حضرات کے علاوہ کتاب میں دسیوں اکابر ومشائخ کے تقاریظ وآراء موجود ہیں۔ کتاب پر ملک کے معروف رسائل وجرائد نے تبصرہ بھی کیا۔ چند ایک کے اقتباسات درج ذیل ہیں :

(۱) اسلامی سیاست وحکومت سے متعلق یہ کتاب بلاشبہ ایک انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ (ماہنامہ نصرۃ العلوم دسمبر ۲۰۰۸ء، گوجرانوالہ)

(۲) (اس کتاب) میں اساسِ خلافت سے آغازِ کلام کرتے ہوئے ادوارِ خلافت اور اخلاقِ خلافت کے ساتھ سینکڑوں

گوشوں کو واضح ونمایاں کیا گیا ہے۔ (ماہنامہ الحماد کراچی ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ)

(۳) ہمارے خیال میں اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ سیاست دان حضرات اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں، ان کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ (نومبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ آبِ حیات لاہور)

(۴) نظامِ سیاست وحکومت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بلاشبہ یہ کتاب گراں قدر تحفہ ہے۔ القاسم اکیڈمی کے مہتمم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی (جو خود بھی سو سے زائد کتابوں کے مصنف ومؤلف ہیں) اس کتاب کی اشاعت پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مؤلف وناشر دونوں نے وقت کی ایک انتہائی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارا حکمران طبقہ بالخصوص دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی سیاسی سوچ کی اصلاح کریں۔ (اکتوبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ چشمِ بیدار لاہور)

(۵) ماہرین قانون اور ایک کامیاب اسلامی حکومت بنانے اور چلانے والوں کے لئے بہترین اور بے مثال تحفہ۔ (اکتوبر ۲۰۰۸ء ماہنامہ السعید مانسہرہ)

(۶) اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ اسکو مدارس میں سبقاً پڑھایا جائے (ستمبر ۲۰۰۸ء تجلیاتِ حبیب چکوال)

واقعی یہ کتاب مولانا عبدالباقی حقانی کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جنہوں نے تنِ تنہا وہ کام سرانجام دیا جو اکیڈمیوں سے نہ ہوسکا۔ بجاطور مولانا موصوف اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور حقانی برادری کیلئے بھی قابلِ فخر وناز ہے

(۳) **اسلام کا سیاسی نظام :** مولانا عبدالباقی حقانی کابل یونیورسٹی اور کابل طبی کالج میں اسلامی ثقافت و تہذیب اور اسلامی سیاست کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ لیکچر کے دوران اکثر نئے سیاسی مسائل سامنے آتے جس کا بیان کرنا ناگزیر تھا۔ تو اسی ضرورت کے پیش نظر آپ نے اس موضوع پر مواد اکٹھا کرنا شروع کیا اور قلیل عرصہ میں سینکڑوں صفحے سیاہ کئے۔ کالج ویونیورسٹی کے طلباء کیلئے یہ کتاب اُصولِ سیاست میں ممد اور معاون ہے۔

(۴) **اللؤلؤ والمرجان فی أسرار اوقات عِبادة الرحمٰن :** وقت کی اہمیت کسی دانا پر مخفی نہیں۔ ضیاعِ وقت بذاتِ خود ایک بہت بڑا جرم ہے جس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لہٰذا فرصت کے اوقات کو غنیمت جاننا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی عبادت کے ذریعے حاصل کرنی چاہئے۔ رسالۂ مذکورہ میں مولانا موصوف نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ مولانا موصوف نے یہ رسالہ کابل یونیورسٹی کے لئے لکھا تھا، مگر موضوع کے لحاظ سے اس سے علماء، طلباء، عصری تعلیم یافتہ اور طلباء کے علاوہ عوام الناس کیلئے بھی اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۵) **أنوار اللطیف بأصول البحث والتالیف :** تصنیف وتالیف، مقالہ نگاری ومضمون نگاری اور بحث و تحقیق کے موضوع پر آج تک بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ خود ہمارے اکابر میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے "آدابِ تقریر وتصنیف" لکھ کر اس موضوع کو تشنہ نہ چھوڑا۔ مولانا حقانی نے بھی ایک رسالہ اسی موضوع پر

مرتب کیا اور بیسیوں کتابوں سے استفادہ کر کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ اُصولِ تحقیق اور تالیف پر جامع کتاب ہے، کالج اور یونیورسٹی کے مقالہ نگاروں کے علاوہ دینی مدارس کے متخصصین فی الفقہ والحدیث کیلئے بیش بہا خزانہ ہے۔

(۶) نصر الوهاب بأصول الدرس والخطاب : جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ مولانا موصوف ایک تجربہ کار، کامیاب مدرس اور استاد ہیں۔ اُلجھے ہوئے گتھیوں کو سلجھانے کا یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ اسی طرح طلباء اور عوام الناس کے نفسیات کو بھی جانتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں مولانا موصوف نے تعلیم و تعلم، درس و تدریس، پڑھنے پڑھانے اور فنِ خطابت کے اُصول ذکر کیے ہیں۔ جن کو مدنظر رکھ کر ایک عالمِ دین کامیاب مدرس اور کامیاب خطیب و مقرر بن سکتا ہے اور اپنی بات کو سامعین کے دلوں میں اُتار سکتا ہے۔ ہر استاد اور خطیب و مقرر کے ساتھ اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۷) رفع المصيبتين بتعليمات سيد الكونين ﷺ : ہر مصیبت آدمی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے امتحان، رفعِ درجات یا گناہوں کے محو کرنے کے لئے آتا ہے، مگر مصیبت سے نجات کے قرآنی تعلیمات اور پیغمبری فرمودات میں نسخے بھی ذکر ہیں، بس اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے مگر مانگنا بھی اس طرح جس طرح مانگنے کا طریقہ ہے ورنہ ناکامی کا اندیشہ ہے ...... ؎

در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا　　جو مانگنے کا طریقہ ہے اُس طرح مانگو

مولانا موصوف نے اس کتاب میں تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اشرار اور دشمنی کے شر و فساد سے حفاظت، اور فقر و مسکنت دور کرنے کے لئے بہترین نسخے ذکر کیے ہیں۔ محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے مجالس (صحبتے با اہل حق مرتبہ مولانا عبدالقیوم حقانی) میں بھی اسی طرح کے بہت سارے دُعاؤں اور وظیفوں کا ذکر ہے جو آپ مجاہدین اور ان کے کمانڈروں کو دیا کرتے تھے۔

(۸) نصرة المجاهدين بأسوة سيد المرسلين : اس رسالہ میں مولانا نے جہاد کے فضائل مسائل، برکات اور جہاد کے اداب ذکر کر کے جہاد کے طریقے اور اقسام بیان کی ہیں۔ عوام و خواص کیلئے یکساں مفید ہے۔

(۹) تنبيه الحكام بمراتب أحكام الإسلام لإصلاح الرعايا والعوام : اس کتاب میں مولانا مدظلہ نے اسلام کے احکام، فرض، واجب، سنت اور مستحب کی تعریفات، اقسام اور ہر ایک کا حکم وضاحت کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین مشاہیر علماء کے اقوال نقل کیے ہیں۔

معاشرہ میں احکامِ ضروریہ کی نفاذ کی اہمیت، حکام کی فرضِ منصبی اور معاشرہ میں افراط و تفریط والے مروجہ مسائل میں تطبیق کر کے رعایا و حکام دونوں کے لئے لائحہ عمل تیار کیا ہے۔

(۱۰) نيل السعادتين لجمع تحريرات الأستاذين : کتاب ہذا بھی فضائل جہاد و احکامِ جہاد پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ مولانا موصوف کے والد گرامی مولانا اول شاہ مدظلہ کا تحریر فرمودہ ہے اور دوسرا حصہ آپ کے استاد مولانا علم الدین کے قلم سے نوشت ہے۔ یہ دونوں رسائل انہوں نے روسیوں کے خلاف جہاد کے دوران لکھے

تھے۔فقہاءِ کرام کے اقوال، سینکڑوں فقہی جزئیات و مسائل پر مشتمل ہے۔اس موضوع پر یہ رسائل نہایت جامع ہے۔ مولانا موصوف نے انہی رسائل کی افادیت اور ضرورت کو پیشِ نظر رکھ کر از سرِ نو ترتیب، تہذیب و تسہیل کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔عامۃ المسلمین کیلئے عموماً اور طلباء، علماء اور مجاہدین لئے خصوصاً اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۱۱) تعطیر الخواطر بفیوضاتِ الأکابر : مولانا صاحبِ نسبت بزرگ بھی ہیں۔اولیاء اللہ، مشائخ اور اپنے اساتذہ سے برابر فیض حاصل کیا اور اب انہی نسبتوں کے امین بن کر عوام الناس کی خدمت کر رہے ہیں۔علماء، مشائخ اور اولیاء اللہ کے فرمودہ وظائف، معمولات اور فیوضات سے منتخب وظائف جس میں دینی و دنیوی ترقی، روحانی و جسمانی، ظاہری و باطنی امراض اور وقت و حالات سے پیدا شدہ پریشانیوں کے علاج کا مجموعہ ہے۔

مولانا موصوف کی درجن تک کی کتابیں دارالعلوم حقانیہ، اس کے بانی محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اور اکابر اساتذہ و مشائخ کے فیوض و برکات کا ثمرہ ہے۔اللہ تعالیٰ موصوف کو دین کی خدمت کی خاطر تادیر زندہ و سلامت رکھے اور اپنے مادرِ علمی اور مشائخ و اساتذہ کے نام کو اسی طرح روشن کرے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۵۴ سے (علم و ادب اور تہذیبی روایت کا ایک گوہرِ نایاب)

تصانیف و تراجم:

☆ قصیدہ بردہ شریف (پشتو مثلث ترجمہ) ۱۹۵۹ء، ۲۰۰۴ء

☆ اتہ گیسونہ برائے جماعتِ نہم و دہم (مشترکہ سراج صاحب و میاں بشیر احمد) پشتو منظوم) ۱۹۵۹ء، ۱۹۸۵ء

☆ کلام غالب (منتخب غزلوں کا پشتو ترجمہ) ۱۹۶۹ء

☆ قرآنی اعداد و شمار (پشتو منظوم) ۱۹۸۷ء

☆ ضلع پشاور (پشتو نظم) ۱۹۸۸ء ☆ روحانی سوغات (حضرت امام غزالی کے ایک مشہور خط ''ایھا الولد'' کا ترجمہ) ۱۹۹۱ء

☆ دامامِ اعظم ابوحنیفہ حیرت انگیز واقعات (پشتو نثری ترجمہ) ۱۹۹۱ء

☆ داز ما کلے دے (پشتو نظم متعلقہ اکوڑہ خٹک) ۱۹۹۱ء

☆ آداب المعلمین (پشتو نثری ترجمہ) ۱۹۹۵ء

☆ تخیلاتِ حمزہ (منتخب اشعار کا اُردو ترجمہ) ۱۹۹۷ء ☆ اسماء الحسنٰی (پشتو نظم) ۱۹۹۷ء

☆ چالیس احادیث (پشتو نظم) ۱۹۹۷ء ☆ سراج الابلاغہ (گرائمر) ۱۹۹۹ء

☆ خوگی درنی خبری (حافظ ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب ''المنبہات'' کا پشتو ترجمہ) ۱۹۹۹ء

☆ آداب المتعلمین (پشتو نثری ترجمہ) ۲۰۰۳ء